ازعدالتِ عظمیٰ

دی بہار سٹیٹ بورڈ آف ریلیجس ٹرسٹ

بنام

رام سبرن داس

تاریخ فیصلہ:29 فروری،1996

[ایس۔پی۔ بھروچا اور ایس۔بی۔ مجومدار، جسٹس صاحبان]

ایویڈنس ایکٹ،1872-دفعہ 102-ثبوت کی ذمہ داری-مقدمہ دائر کیا گیا جس میں دعوی کیا گیا کہ پیشرو کے ذریعے کیا گیا عمل مدعی پر پابند نہیں تھا کیونکہ یہ حقیقت اور قانون کی غلطی کی وجہ سے کیا گیا تھا-قرار پایا کہ، قانون اور حقیقت کی غلطی کو ثابت کرنے کے لیے ثبوت کی ذمہ داری مدعی پر ہے۔

ہندو قانون-مندر-کی نوعیت-عوامی یا نجی تعین۔

ایک S، جو ایک مسلمان تھا، نے ایک M کو زمین کا کچھ حصہ دیا، جس نے مذکورہ زمین پر ایک مندر تعمیر کیا تھا۔M اپنے پیچھے دو 'چیلوں' کو چھوڑ کر مر گیا۔H، جو M کے چیلوں میں سے ایک تھا، نے دوسرے گاؤں میں کچھ زمین خریدی اور مذکورہ زمین پر ایک مندر تعمیر کیا۔H مر گیا اور مختلف افراد اس کے جانشین بنے۔R، جو 1951 میں زمینداری کے خاتمے کے وقت H

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے جانشین تھے، نے ریٹرن دائر کیے جس میں انہوں نے اس بنیاد پر سالانہ دعوی کیا کہ یہ دونوں مندر عوامی مندر تھے۔

1961 میں مدعاعلیہ، جو R کا بھتیجا اور چیلا تھا، نے اپیل گزاروں کے خلاف مقدمہ دائر کیا جس میں دعوی کیا گیا کہ R کی طرف سے مندروں کو عوامی مندر دکھانے والے ریٹرن قانون اور حقیقت کے غلط نظریہ کے تحت دائر کیے گئے تھے اور مدعاعلیہ پر پابند نہیں تھے۔ مدعاعلیہ کی طرف سے یہ دعوی کیا گیا تھا کہ یہ جائیدادیں اس کی غیر مذہبی جائیدادیں یا زیادہ سے زیادہ نجی ٹرسٹ کی جائیدادیں تھیں۔

ٹرائل کورٹ نے مدعاعلیہ کے مقدمے میں ڈگری اجرا کرتے ہوئے کہا کہ ایک مسلمان ہندو دیوتا کو زمین عطیہ نہیں کر سکتا تھا۔ ٹرائل کورٹ نے مزید کہا کہ یہ ظاہر کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں ہے کہ عوام کا مندر کی تعمیر سے کوئی تعلق ہے اور اپیل کنندہ کی قیادت میں زبانی ثبوت کہ عوام کے ارکان کو 'درشن' کے لیے مندروں میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی تھی، زیادہ اہمیت کا حامل نہیں تھا کیونکہ عبادت گزاروں کو ہٹانا ہندو جذبات یا رواج کے خلاف ہو گا۔ ایک خاتون کی طرف سے مندروں میں سے کسی ایک کو کچھ جائیدادوں کے عطیہ کے ثبوت کے حوالے سے، ٹرائل کورٹ نے مشاہدہ کیا کہ ایک متقی خاتون کی طرف سے مندر کے دیوتا کو اضافی عطیہ مندر کو عوامی ٹرسٹ نہیں بناتی ہے۔ ٹرائل کورٹ نے مزید ریکارڈ کیا کہ مدعا علیہ کے شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ R اس وقت بیمار تھا جب اس نے مذکورہ بالا ریٹرن داخل کیے تھے۔ ٹرائل کورٹ کے حکم کے خلاف، اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ میں اپیل دائر کی اور اسے خارج کر دیا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document

اس عدالت کے سامنے، اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ چونکہ مندر قدیم تھے، اس لیے عوام کے لیے اس کی لگن کا ثبوت تلاش کرنا مشکل تھا اور اس لیے مندر کے انتظام اور پوجا کے حوالے سے حالات کو مندر کی عوامی یا نجی نوعیت کے اشارے کے طور پر لیا جانا چاہیے۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. عدالت عالیہ اور ٹرائل کورٹ یہ سمجھنے میں ناکام رہے کہ یہ مقدمہ قانون اور حقیقت کی غلطی کی بنیاد پر تھا۔ یہ مدعی مدعاعلیہ کی ذمہ داری تھی کہ وہ اس ذمہ داری کو نبھائے اور اس ذمہ داری کو اس حقیقت کی وجہ سے بھاری کر دیا گیا کہ مبینہ غلطی مدعاعلیہ کی نہیں بلکہ اس کے متوفی پیشرو کی تھی۔ یہ ثابت کرنے کے لیے کوئی قابل اعتماد ثبوت موجود نہیں ہے کہ آر نے حقیقت یا قانون کی غلطی پر کام کیا تھا اور اس لیے مقدمہ خارج ہونا چاہیے تھا۔

2. یہ حقیقت کہ ایک متقی خاتون مندر کے دیوتا کے لیے زمین وقف کر سکتی تھی، اور اسے قبول کر لیا گیا، مندر کے عوامی کردار کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ کہ مہنت اپنے ناموں سے جائیدادوں سے نمٹتے تھے، اس حقیقت سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ مندر عوامی مندر تھے کیونکہ ان کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ وہ ان دیوتاؤں کی طرف سے کام کر رہے تھے جن کے لیے جائیدادوں کو وقف کیا گیا تھا۔

3. ٹرائل کورٹ نے یہ کہتے ہوئے غلطی کی کہ مدعاعلیہ نے حلف برداری کا ثبوت دیا تھا کہ متعلقہ مدت کے دوران جس میں اس نے ریٹرن داخل کیے تھے، R بیمار تھا۔ مدعی کا ثبوت یہ نہیں کہتا کہ R بیمار تھا۔ یہ معذوری کا معاملہ بنا رہا ہے جس کی استدعا نہیں کی گئی تھی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document

4. جس بنیاد پر ٹرائل کورٹ نے مشاہدہ کیا کہ یہ عطیہ دیوتا کو دی گئی عطیہ نہیں لگتی اور یہ کہ یہ کسی ہندو دیوتا کو محمدین کے ذریعے نہیں دی جا سکتی تھی، واضح نہیں ہے اور ایسا لگتا ہے کہ یہ غلط ہے۔

بالا شنکر مہا شنکر بھٹجی و دیگراں بنام چیریٹی کمشنر، گجرات سٹیٹ، [1995] ضمنی 1 ایس سی سی 485، حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 846، سال 1981۔

پٹنہ عدالت عالیہ کے ایف اے نمبر 88، سال 1966 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے وکیل لکشمی رمن سنگھ۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس بھاروچا نے سنایا۔

اپیل کے تحت حکم پٹنہ میں عدالت عالیہ کے ایک فاضل سنگل جج نے منظور کیا تھا۔ اس طرح مدعا علیہ کی طرف سے دائر مقدمے میں مظفر پور کے ماتحت جج کے حکم اور ڈگری کے خلاف موجودہ اپیل گزاروں کی اپیل کو خارج کر دیا گیا۔

مقدمہ دو مندروں سے متعلق تھا—ایک گاؤں رام چورہ میں اور دوسرا گاؤں مجھولی میں، دونوں ضلع مظفر پور میں واقع ہیں۔ 1177 میں دی گئی ایک سند کے ذریعے سید سلیمان راجہ خان نے ایک مدھو داس عرف موہن داس کو رام چورا میں 55 بیگھا زمین دی تھی۔ ایسا اس لیے کیا گیا کیونکہ مدھو داس ایک متقی اور مذہبی آدمی تھا۔ اس زمین پر مدھو داس نے ایک مندر تعمیر کیا اور رام جانکی جی اور چرن پڈوکا کے دیوتاؤں کو نصب کیا۔ اس نے دو چیلوں کو چھوڑا، جن میں

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سے ایک غریب داس تھا۔ غریب داس خالص پور گاؤں گئے اور اس گاؤں کے بابوؤں کی طرف سے دی گئی 7 بیگھا فاکرانا زمین پر رام جانکیجیک کے دیوتاؤں کو نصب کیا۔ دوسرے چیلا، ہنومنداس، جو رام چورا میں رہے، نے ماجھولی میں خرید کر زمینیں حاصل کیں اور اس پر ایک مندر تعمیر کیا جہاں رام جانکی جی اور لکشمی نارائن جی کے دیوتا نصب تھے۔ غریب داس کی موت کے بعد خالص پور کی جائیدادیں بھی ہنومنداس کے قبضے میں آ گئیں۔ ہنومنداس کے بعد گنگارام داس نے اقتدار سنبھالا اور اس کے بدلے میں ہریرام، ہر بھجن داس، ہر کھ نارائن اور رگھوبر داس نے اقتدار سنبھالا۔ رگھوبر داس نے 1951 میں زمیندار کے خاتمے پر ریٹرن دیے اور اس بنیاد پر سالانہ وضیفہ کا دعوی کیا کہ یہ جائیدادیں ایک عوامی مندر کی ملکیت ہیں۔ انہوں نے اپیل گزاروں کو ریٹرن، کھاتے اور اخراجات بھی اس بنیاد پر پیش کیے کہ مندر عوامی مندر تھے۔ یہ واپسی 1951 سے لے کر 1958-59 تک کی گئی تھی، جب رگھوبر داس کی موت ہوئی۔ مدعا علیہ رگھوبر داس کا بھتیجا اور چیلا تھا اور رگھوبر داس کی موت کے بعد اس نے جائیدادوں پر قبضہ کر لیا۔ 29 ستمبر 1961 کو مدعا علیہ نے مظفر پور کے ماتحت جج کی عدالت میں اپیل گزاروں کے خلاف مقدمہ دائر کیا جس میں کہا گیا کہ رگھوبر داس کا اراضی اصلاحات کے دفتر میں درخواست دائر کرنے کا عمل، جائیدادوں کو عوامی مذہبی ٹرسٹ کے طور پر سمجھنا اور اس بنیاد پر اپیل گزاروں کو آمدنی اور اخراجات کا حساب دینا" قانون اور حقیقت کے غلط نظریہ کے تحت تھا اور مذکورہ اقدامات مدعی پر پابند نہیں ہیں"؛ وہی "حقیقت اور قانون کی غلط فہمی کے تحت" کیا گیا تھا۔ مدعی نے اس اعلان کے لیے درخواست کی کہ "یہ جائیدادیں مدعی کی غیر مذہبی جائیدادیں تھیں یا زیادہ تر نجی ٹرسٹ کی جائیدادیں اور عوامی ٹرسٹ کی جائیدادیں نہیں تھیں اور مدعا علیہ مدعی کے اعمال اور دستاویز پر کسی نگرانی کا دعوی نہیں کر سکتا۔" اپیل گزاروں نے دفاع میں کہا کہ مندر اور اس سے منسلک جائیدادیں عوامی مذہبی ٹرسٹ کی جائیدادیں ہیں

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اور مدعا علیہ اپیل گزاروں کو اکاؤنٹس فراہم کرنے کا ذمہ دار ہے اور ان کے اختیار میں رہتا ہے۔ مسائل تیار کیے گئے اور شواہد پیش کیے گئے۔ ٹرائل کورٹ کا خیال تھا کہ سید سلیمان راجہ خان کی طرف سے موہن داس کو رام چورا میں زمین کی فراہمی دیوتا کو عطیہ نہیں ہے "اور درحقیقت یہ کسی ہندو دیوتا کو محمدین کی طرف سے نہیں دی جا سکتی تھی"۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں تھا کہ عوام کا مندر کی تعمیر یا اس کے انتظام سے کوئی تعلق تھا۔ ماجھولی کے مندر کے حوالے سے، ٹرائل کورٹ نے مشاہدہ کیا کہ اگر جائیدادیں دیوتاؤں کے لیے وقف ہوتیں تو ریونیو ریکارڈ ان کے نام پر ہوتا نہ کہ رگھوبر داس کے نام پر۔ ٹرائل کورٹ نے 1961 میں ہولا سبتی دیوی کے ذریعے کیے گئے ایک عطیہ کا حوالہ دیا۔ اس نے ماجھولی کے مندر میں لکشمی نارائن جی کو کچھ جائیدادیں وقف کی تھیں۔ ٹرائل کورٹ کی رائے میں یہ محض استعمال کے لیے ایک اضافہ تھا اور یہ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ چونکہ ایک متقی خاتون نے مندر میں دیوتاؤں کو کچھ اضافی عطیہ دیا تھا، اس لیے مندر ایک عوامی ٹرسٹ بن گیا۔ ٹرائل کورٹ نے مدعا علیہ کے شواہد پر انحصار کیا، جیسا کہ اس نے اسے پڑھا، کہ رگھوبر داس بیمار تھا جب اس نے اپیل گزاروں کو مذکورہ بالا ریٹرن دیے تھے اور "حقیقت اور غلط قانونی مشورے کے غلط نظریہ کے تحت کہ اگرچہ یہ عوامی اعتماد نہیں تھا"۔ ٹرائل کورٹ نے کہا کہ اعترافات کو غلط دکھایا جا سکتا ہے اور اس حقیقت پر دوبارہ انحصار کیا جا سکتا ہے کہ یہ گرانٹ ایک محمدین کی طرف سے ایک ہندو کو دی گئی تھی تاکہ یہ مانا جا سکے کہ اعتراف غلط دکھایا گیا تھا۔ اس کے بعد کچھ دستاویزات کا حوالہ دیا گیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مہنتھوں نے بیع ناموں پر عمل درآمد کیا تھا اور جائیدادوں کے بارے میں کرایہ کی رسیدیں اپنے نام سے دی تھیں۔ ٹرائل کورٹ کے مطابق، زبانی ثبوت زیادہ اہمیت کا حامل نہیں تھا؛ محض یہ حقیقت کہ عوام کے اراکین کو درشن کے لیے مندروں میں داخل ہونے، نذرانہ پیش کرنے اور اس میں منعقد ہونے والی تقریبات میں شرکت کی اجازت تھی، اس نتیجے کا جواز

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پیش نہیں کرتی کہ وہ عوامی مندر تھے کیونکہ یہ کہا گیا تھا کہ یہ عام طور پر ہندو جذبات یا عمل کے مطابق نہیں ہوگا کہ عبادت گزاروں کو واپس کر دیا جائے۔ اس کے نتیجے میں دعویٰ میں ڈیگری اجرا کر دی گئی۔

عدالت عالیہ کے سامنے اپیل میں مدعاعلیہ پیش نہیں ہوا۔ تاہم، عدالت عالیہ کو ٹرائل کورٹ سے مختلف نظریہ اختیار کرنے پر آمادہ نہیں کیا گیا۔

مدعاعلیہ ہمارے سامنے پیش نہیں ہوا ہے۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے بالا شنکر مہاشنکر بھٹجی و دیگراں بنام چیریٹی کمشنر، گجرات اسٹیٹ، جے ٹی (1994) 5 ایس سی 152 میں اس عدالت کے فیصلے کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی، جہاں مندروں کے عوامی کردار سے متعلق قانون وضع کیا گیا ہے۔ یہ کہا گیا ہے کہ جہاں مندر قدیم ہیں، وہاں عوام کے لیے لگن کا ثبوت تلاش کرنا مشکل ہے اور ایسے حالات جو مندر کے انتظام اور اس میں پوجا کے حوالے سے حاصل ہوتے ہیں، اس کے کردار کے اشارے دیتے ہیں، یعنی چاہے وہ سرکاری ہو یا نجی مندر۔

ہمارے خیال میں، عدالت عالیہ اور ٹرائل کورٹ یہ سمجھنے میں ناکام رہے کہ یہ مقدمہ قانون اور حقیقت کی غلطی کی بنیاد پر تھا۔ یہ مدعاعلیہ (مدعی) پر تھا کہ وہ اس ذمہ داری کو نبھائے اور اس حقیقت کی وجہ سے ذمہ داری کو مزید سخت کر دیا گیا کہ مبینہ غلطی مدعاعلیہ کی نہیں بلکہ اس کے متوفی پیشرو کی تھی۔ پہلا سوال جس پر عدالتوں کو اپنے آپ کو مخاطب کرنا چاہیے تھا وہ یہ تھا کہ کیا مدعی نے یہ ثابت کرنے کی ذمہ داری نبھا دی تھی کہ رگھوبر داس نے " قانون اور حقیقت کے غلط نظریہ کے تحت" یا "حقیقت اور قانون کی غلط فہمی کے تحت" متعلقہ ریٹر نز دیے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document

تھے۔اس سلسلے میں مدعا علیہ کا ثبوت صرف یہ ہے کہ "رگھوبر داس نے مذہبی ٹرسٹ بورڈ کے سامنے کچھ ریٹرن جمع کروائے تھے۔وکیل نے انہیں مشورہ دیا کہ عوامی اور نجی ٹرسٹ دونوں ریٹرن جمع کرانے کے ذمہ دار ہیں۔میں نے کوئی واپسی جمع نہیں کرائی ہے۔"سب سے پہلے، قانونی مشورے کی بنیاد پر عمل کرنا، درحقیقت، حقیقت یا قانون کی غلط فہمی پر عمل کرنا نہیں ہے۔دوسرا، مدعا علیہ نے یہ بیان نہیں دیا کہ جب وکیل نے مبینہ مشورہ دیا تو وہ موجود تھا۔انہوں نے وکیل کا نام نہیں بتایا۔وکیل کی جانچ نہیں کی گئ۔یہ نتیجہ ناگزیر طور پر یہ ہے کہ یہ ثابت کرنے کے لیے کوئی قابل اعتماد ثبوت نہیں تھا کہ رگھوبر داس نے حقیقت یا قانون کی غلطی پر کام کیا تھا اور یہ کہ مقدمہ خارج کر دیا جانا چاہیے۔دوم، خود مدعا علیہ کے معاملے میں، اس کا مقدمہ ناکام ہو گیا۔یہ ان کا معاملہ تھا کہ مندرر گھوبر داس کے نجی مندر تھے۔رگھوبر داس کا متعلقہ ریٹرن داخل کرنا کہ وہ عوامی مندر تھے، ان کی طرف سے ان کی لگن کے مترادف تھا۔

کسی بھی صورت میں، شواہد کی جانچ پڑتال اس حقیقت کی روشنی میں کی جانی چاہیے تھی کہ رگھوبر داس نے مندروں کو عوامی مندروں کے طور پر مانا تھا اور اگر ایسے شواہد موجود ہیں جو اس بات کی نشاندہی کر سکتے ہیں کہ مندر عوامی مندر تھے، تو عدالتوں کو یہ ماننا چاہیے تھا کہ مندر عوامی مندر تھے۔عدالتوں کو اپیل گزاروں کی طرف سے پیش کردہ شواہد کو خارج کرنے میں بلاجواز قرار دیا گیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عوام کے ارکان مندروں میں پوجا کرتے تھے اور دیوتاؤں کو نذرانہ پیش کرتے تھے، اور بغیر کسی اجازت کے ایسا کرتے تھے۔یہ 17 گواہوں کا ثبوت ہے اور ان میں سے کسی سے بھی اس سلسلے میں جرح نہیں کی گئ۔مقدمے کے ریکارڈ میں موجود دستاویز نمائش ڈی کے تحت، ہلاس بتی کیور نے لچھمی نرائن جی کے نام وقف نامہ تحریر کیا تھا۔عمل درآمد کرنے والے نے اپنے مرحوم شوہر کی خواہش کے مطابق، اس میں بیان کردہ جائیداد کو رام نومی اور ماجھولی مندر میں جنم استمی پر لکشمی نارائن جی کی راگ بھوگ پوجا کے لیے

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document

وقف کیا۔ ٹرائل کورٹ کا یہ کہنا درست تھا کہ یہ ایک اضافہ تھا لیکن یہ کہنا غلط تھا کہ صرف اس وجہ سے کہ ایک متقی خاتون نے مندر میں دیوتاؤں کو اضافی عطیہ دیا ہے، مندر عوامی مندر نہیں بنا۔ یہ حقیقت کہ مذکورہ متقی خاتون اس طرح کی لگن کر سکتی تھی، جسے قبول کر لیا گیا، مندر کے عوامی کردار کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ کہ مہنت اپنے ناموں سے جائیدادوں سے نمٹتے تھے اس حقیقت سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ مندر عوامی مندر تھے کیونکہ ان کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ وہ ان دیوتاؤں کی طرف سے کام کر رہے تھے جن کے لیے جائیدادوں کو وقف کیا گیا تھا۔

دو اور پہلو ہیں جن پر ہمیں توجہ دینی چاہیے۔ سب سے پہلے، ٹرائل کورٹ نے یہ کہتے ہوئے غلطی کی کہ مدعی نے حلف برداری کا ثبوت دیا تھا کہ، متعلقہ مدت کے دوران جس میں اس نے ریٹرن داخل کیے تھے، رگھوبر داس بیمار تھا اور عدالت عالیہ نے اس پر توجہ نہ دینے میں غلطی کی تھی۔ اس سلسلے میں مدعی کے ثبوت کا حوالہ پہلے ہی دیا جا چکا ہے اور یہ نہیں کہتا کہ رگھوبر داس بیمار تھا۔ یہ معذوری کا معاملہ بنا رہا ہے جس کی استدعا نہیں کی گئی تھی۔ ایک بار پھر، ٹرائل کورٹ نے مشاہدہ کیا کہ یہ فراہمی دیوتا کو دی گئی عطیہ نہیں ہے اور "در حقیقت یہ کسی ہندو دیوتا کو محمدین کے ذریعے نہیں دی جا سکتی تھی"۔ جس بنیاد پر یہ بیان دیا گیا تھا وہ ظاہر نہیں ہوتا، اور ہمیں یہ بالکل غلط لگتا ہے۔

نتیجے میں، اپیل منظور کی جاتی ہے۔ نچلی عدالتوں کے فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور اپیل کنندہ کی طرف سے دائر مقدمہ خارج کر دیا جاتا ہے۔ مدعا علیہ اپیل کنندہ کو اپیل کے اخراجات ادا کرے گا۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document